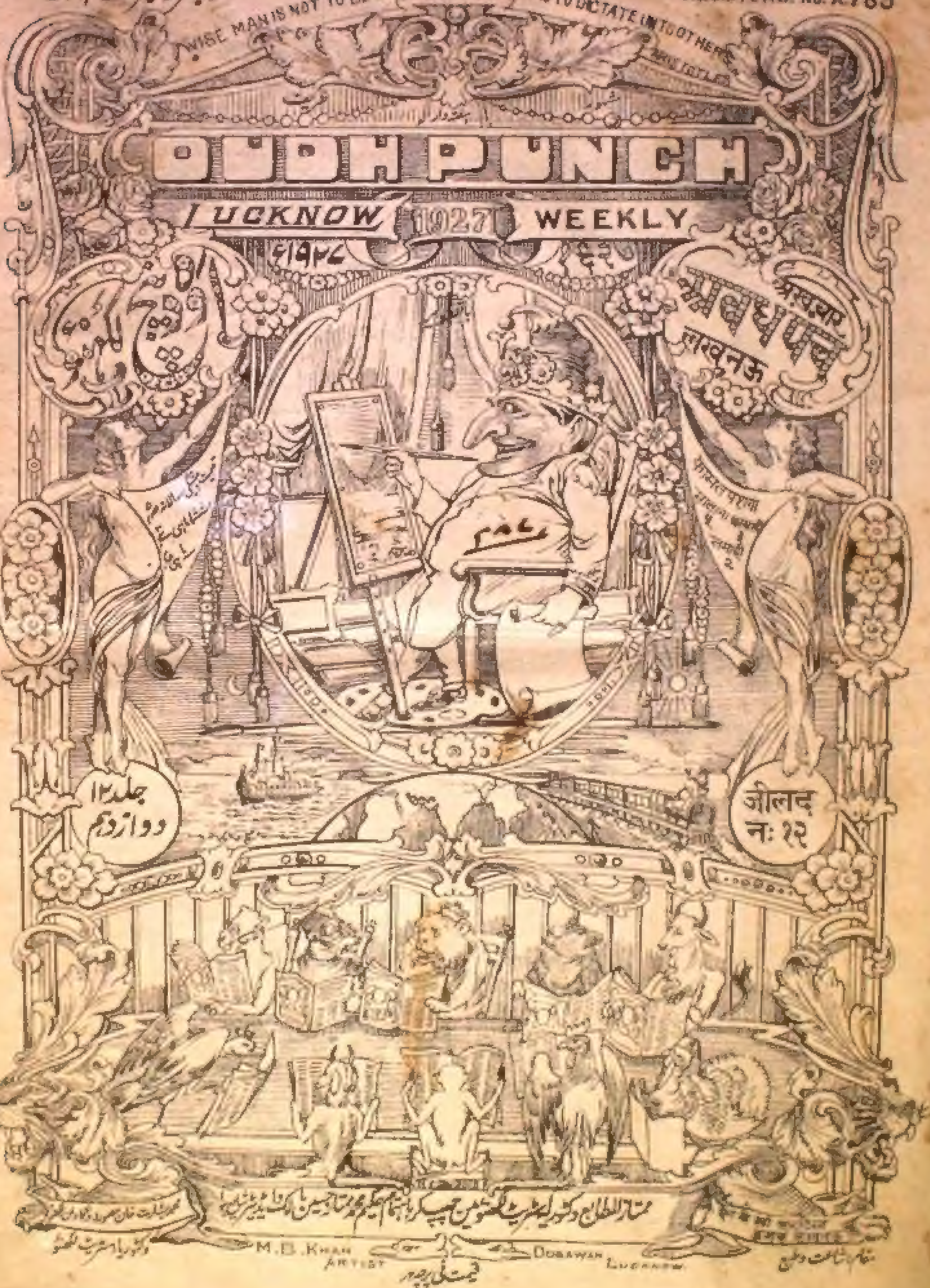
رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳ REGISTERED. NO. A.783



مفید نہو تو قیمت واپس

حبوب لقمانی
ہار عمر جاتی ہے خزاں کہتی ہے آئیکو
جوانی روٹھی جاتی ہے کسے بھیجوں منانیکو

ایسی حالت میں یہ گولیاں منگائیے اور خود اختیاری لطف شباب جب جی چاہے اوٹھائیے۔ نہ کمزوری رہے نہ ناطاقتی محسوس ہوگی بلکہ دل و دماغ اور خاص قوتوں میں امتلا ءزرفت کا ہوگا خوش نصیبوں کے لئے نعمت بے بہا ہے۔ فی درجن عا٫ دو درجن للعہ تین درجن للعہ

روغن لقمانی
لطف سے تجھ سے کیا کہوں زاہد
ہائے کمبخت تونے پی ہی نہیں

یہ روغن حقیقتاً حاصل لطف شباب ہے ایک ہی مرتبہ کے استعمال کرنے سے وہ لطف اور حالت ہوتی ہے کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہیں رہتی ہے مطلوب کو طالب و طالب کو مطلوب بنا دیتا ہے جو شخص ایکبار آزماتا ہے تو شیدا بنتا ہے۔ زیادہ تعریف خلاف تہذیب ہے۔
قیمت فی شیشی عا٫ دو روپیہ دو شیشی ہے تین شیشی للعہ

طلاء عجیب وہ تمام شکایات جو اوائل شباب کی غلط کاریوں یا بدپرہیزیوں سے پیدا ہوتی ہیں جنکو مریض خود بخوبی جانتا ہے اون کیلئے یہ طلاء استعمال کیجئے تمام کھوئی ہوئی قوتیں واپس ہو کر مخصوص مقامات میں ایک [illegible] پیدا کریگا وہ قوت پیدا کردیتا ہے کہ انسان [illegible] قوت سے شباب ہو جاتا ہے [illegible]
ہی ہو کر یہ قیمت فی شیشی [illegible] حبوب مقوی دوا [illegible] [illegible]
حضرات [illegible]

طلسمی گولیاں [illegible]
[illegible]
[illegible]
منگانے کا پتہ۔ دواخانہ عظمت اطلاق لکھنؤ

فائدہ نہو تو قیمت واپس

طلاء ممسک ایکسیر [illegible] [illegible] ممسک طلاء ایک گھنٹہ بعد اس عضو کی قوت پیدا ہوتی ہے [illegible] ہوتی ہے مضبوط مشکل ہی نہیں ہوتا لیکن جب ہوتا ہے وہ ممسک بہتر ہے [illegible] اور [illegible] ہو جاتی ہے دوران [illegible] بیکلی و رجحیہ [illegible] جاتی ہے قیمت صرف دو روپیہ فی شیشی علاوہ محصول

روغن ملذذ یہ روغن بہت ملذذ اور مقوی ہے صرف ایکمرتبہ استعمال کرکے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ معشوقہ عمر بھر کیلئے مطیع ہو جاتی ہے اور لطف کی زیادتی کی وجہ سے صرف ایک دمسہ پر عاشق اور فریفتہ ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۸/ روپیہ علاوہ محصول

حبوب ممسک ایک گولی کھاکر گھنٹوں لطف صحبت اٹھائیے [illegible] کمزور بھی ہونگے تو کسی طرح کا نقصان بھی نہو [illegible] اور رعایت قوی رہیگا۔ جبتک ترشی نہ چکھیں ہرگز ۔ ۔ ۔ ہوگا قیمت فی درجن [illegible] روپیہ علاوہ محصول۔ [illegible] [illegible] [illegible] قیمت کی شرط ہے۔

عین الشفا میڈیکل ہال لکھنؤ

گھوڑچڑھی

[illegible]

اکسیر جریان [illegible]

طلائے نادر [illegible]

[illegible]

مجربات المجربات متصل پل خاص لکھنؤ!

سفوف مراد

ہر قسم کی کمزوری، کمزوری سستی اور جریان کا بہترین علاج

[illegible]

طلائے ممسک [illegible]

حبوب حیرت [illegible]

روغن محبت [illegible]

حبوب جریان و احتلام [illegible]

اکسیر دمہ [illegible]

ضعف بصارت پوڈر [illegible]

سفوف مراد [illegible] [illegible]

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

جلد ۱۲ نمبر ۷

مضامین غیر

(جمعہ ۱۸ - فروری ۱۹۲۷ء)

نو ایجاد ادب لطیف
در صنعت لا یعنی

رقاصۂ عشرت ہے | خو کردۂ زینت ہے
سرمایۂ راحت ہے | سرچشمۂ حیرت ہے
دل دادۂ عصمت ہے | جاندادۂ خلوت ہے
تصویر محبت ہے | یا اک گل جنت ہے

تنویر تجز کی

رخساروں کی رخشانی | لب میں گہر افشانی
دانائی و نادانی | اک عالم حیرانی
محبوبۂ نورانی | مصروف غزل خوانی
دعویٰ زباندانی | جرات وہ ہذیانی

تجز تجز کی

وہ رخ جانانہ | انداز ہے رندانہ
رفتار ہے مستانہ | آنکھیں ہیں کہ میخانہ
غمزے کہ پریخانہ | افسوں ہے کہ افسانہ
دیوانہ ہے دیوانہ | ساغر ہے کہ پیمانہ

تعبیر تجز کی

وہ جلوۂ پُر شوکت | خورشید فلک رفعت
وہ ہوش ربا صورت | اک آئینۂ حیرت
رخ حسن کی اک دولت | اللہ کی اک قدرت
صد عشوہ و صد زینت | ہے نور کی اک مورت

تصویر تجز کی

وہ نزہت گلزاری | وہ سبزہ کی بیداری
پھولوں کی ادھر کیاری | چشمے ہیں ادھر جاری
زخموں کی وہ گلکاری | اک طرح دل افگاری
ساقی کی ہوا داری | رندوں کی وہ میخواری

زنجیر تجز کی

بے لفظ جو پارہ | آوارہ ہے آوارہ

بھٹیارا ہے بھٹیارا | گھسیارا ہے گھسیارا
لنگارا ہے لنگارا | بنجارا ہے بنجارا
ہرکارا ہے ہرکارا | پنسیری ہے پنسارا

تذکیر تجز کی

کرتی ہے یہ دلالی | کرتی ہے یہ غسالی
کرتی ہے بد اعمالی | دیتی ہے سدا گالی
چادر ہے یہ اک شالی | گلشن کی ہے اک ڈالی
تخئیل کی ہے ڈالی | اودو ایمہ کی سالی

ہمشیر تجز کی

آئینہ میں پنہاں ہے | زلفوں میں پریشاں ہے
لب بر سر دنداں ہے | رقصندہ و حیراں ہے
اک آتش خنداں ہے | غور دل بریاں ہے
باشندہ و باشاں ہے | ہنڈیا کی نگہباں ہے

کفگیر تجز کی

سوز دل سودائی | صہبائی و رعنائی
زیبائی و گیرائی | کوتاہی و پہنائی
انگڑائی و جمسائی | برسائی و پکھوائی
رسوائی و دانائی | برہم زن یکجائی

تحریر تجز کی

دیوار کے روزن میں | بھڑ بھونجے کے گلخن میں
چڑیا کے نشیمن میں | برسات کے ایندھن میں
مشرق کے دامن میں | اور اونٹ کے تھوتن میں
ہر جاڑو کے بندھن میں | ہر سینہ میں ہر تن میں

تاثیر تجز کی

توقیر تجز کی | تدبیر تجز کی
تدبیر تجز کی | شمشیر تجز کی
دلگیر تجز کی | زنجیر تجز کی
تاخیر تجز کی | تعزیر تجز کی

تقریر تجز کی

ہن کھٹو ون میں ہن کھٹا | پنسیریوں میں ہوا
ہے ٹوکروں میں جھٹا | لنگوروں میں ہے کتا
ڈوئی نہیں ہے ڈوڈا | نکل نہیں گنکوڑہ
گنجیفے کا ہے پتا | بچوں کے بنے ہوا

گگیر تجز کی

ہے کار کی یک بک ہے | یہ شعر ہے یا جھک ہے

ہون ۔ یہ کہ کوئی دھک ہے | قالین سے تو شک سے
سو یا نہیں پا لک ہے | زنگ نہیں مردک ہے
ہے سونٹھ کہ ادرک ہے | ڈھولک یہی ڈھولک ہے

بے پیر بخیر کی

راقم:۔ کمخواب ساغری

حیرت انگیز نظارہ

۵ رشعبان المکرم ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۵ فروری ۱۹۱۰ء سہ شنبہ کا دن گزر کر شب چہار شنبہ کو سوا چھ بجے مغرب کی سمت ایک تارہ ٹوٹا۔ جسکی شعاع نہایت روشن اور درخشان تھی۔ اس شعاع نے بڑھکر صفحۂ گردون پر ایک خط کی شکل قائم کی جو اس طرح پر تھی ۔ ۔ پھر اس خط مین ایک قسم کی لہر پیدا ہوئی ۔ اس طرح پر۔ پھر اس لہراتی ہوئی شکل کے ایک حصہ نے میم کی صورت اختیار کی تھی اور اس میم مین حرف ح شامل ہوا اور ایسی شکل بنی تھی ۔ پھر اس م اور ح کے ساتھ دوسری میم نمودار ہوئی اور یہ صورت نظر آئی ۔ بعد ازان دال کی شکل نمایان ہوئی اور لفظ ۔ نہایت نمایان طور پر نظر آنے لگا۔ یہ نام نہایت صاف روشن اور خوشخط تھا۔ ہزارہا لوگون نے دیکھا جو مسلمان دیکھتا تھا درود پڑھتا تھا۔ یہ نظارہ اسلام کی صداقت پر ایک روشن دلیل ہے آسمان اور ستارے حضور انور سید عالم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی۔ یہ اسم ایک بہت دیر تک قائم رہا۔ لوگوں نے نہایت اطمینان سے دیکھا جن لوگون نے دیکھا انھون نے اپنے احباب و اعزا کو گھرون سے بلا کر دکھا دیا۔ جب لوگ اچھی طرح دیکھ چکے تو یہ اسم مقدس رفتہ رفتہ غائب ہونے لگا۔ جو حصہ پہلے نمودار ہوا تھا وہ سب سے آخر میں مخفی ہوا۔ اس واقعہ کو شہر جبل پور کے ہزارہا اشخاص نے دیکھا جو کچھ اوپر لکھا گیا ہے ۔ بالکل مطابق واقعہ ہے ۔ ۔ ۔ بلا خوف تردید ۔ ۔ ۔ اس حیرت انگیز نظارہ کو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عیسائی ہنود ۔ ۔ ۔ دیکھا وہ ۔ ۔ ۔ صداقت کی تصدیق کرتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

حضرت! جس وقت آپکا مضمون پہونچا۔ خط کھولا گیا تو یہان ایک اثنا عشری بھائی تشریف رکھتے تھے انھون نے فرمایا کہ یہ ظہور صاحب الامر کی علامت ہے انکا نام بھی محمدؐ ہے۔ اسکے بعد منادی جبرئیل کی توقع کرنی چاہیئے۔ ایک آریہ دوست کہنے لگے اس قسم کی لہرین باد و ن مین اکثر پیدا ہو جاتی ہین یہ کوئی معجزہ نہین اور اگر ہے بھی تو اسکے معنی یہ ہین کہ حضرت محمدؐ بھی سوامی جی کے قتل سے آزردہ ہین۔ ایک تیسرے حکیم جی موجود تھے وہ بقول او بائے زمانہ حکمت ریز کلام ہوئے کہ حضرت احدیثون کے سمجھنے کے لیے عقل درکار ہے۔ آپ حدیثون کے جو معنی چاہتے ہین گڑھ لیتے ہین مثلاً کسی نے معصوم سے پوچھا کہ زمین کہان ہے جواب ملا "علے قرن الثور" (بیل کے سینگ پر) اپنے عقل و علم کی کمی کر آپ نے زمین کا اتنا بڑا کرہ گاؤ کے سینگون پر لٹکا دیا۔ حالانکہ وہان "ثور" سے مراد برج ثور ہے علمائے ہیأت جانتے ہین کہ منجملہ بروج کے ایک برج ثور بھی ہے اور اسکے سینگ بھی مفروض ہین۔ "گاؤ" کی طرح ایک برج "حوت" بھی ہے کسی زمانے مین زمین برج حوت مین ہوگی اور معصوم نے کہا ہوگا کہ "الارض علے راس الحوت" (مچھلی کے سر پر زمین ہے) آپ نے سنتے ٹھہرا لیا کہ زمین بیل کے سینگ پر اور بیل کے نیچے ایک ماہی بھی ہے بس بندہ آپ کی حدیث دانی کا مقر نہین خدا ہی جانے کہ علامات ظہور امام کے رموز کیا ہین۔ لہذا یہ جو کچھ دیکھا گیا اثر تخیل سازی ہے جو بات ارادۂ خاص مرئی ہوا معلوم نہین اسمین واہمہ کی خلاقی اور غلطی حس کو کس قدر دخل ہے۔ ایک ظریف صاحب کفن پھاڑ کر بول اٹھے والدوالت یہ ایک فلکی آتشبازی ہے شب برات کا مہینہ ہے آتشبازی چھوٹ رہی ہے۔ آپکے ساماں یہ صاحب بہادر محمود آباد کے یہان شادی مین آتشبازی چھوٹی لوگ آسمان پر جا کے پھٹے دھڑیون کے نقلی آسمان مین تارے چمکے۔ دیو کے پریان ناچین۔ ہاتھی گھوڑے دوڑے۔ کہین یہ بھی کوئی آتشبازی کا شعبدہ ہو۔ چلو اچھی طرح تحقیق کر لیجیئے کہین سے اس قسم کا گولہ چھوڑ دیا گیا ہو اسکے بعد ہم سمجھینگے کہ آتشبازی پر فرشتے بھی عمل مین حسن نظامی سے کہو خبردار جو اب آتشبازی کی مخالفت کی۔ ایک مولوی صاحب بیٹھے ہوئے تھے وہ معجزات کے وقوع و امکان پر بحث کرنے لگے۔ ایک مومن پاک



دوستانہ معانقہ

"شاخ در گردن دوست"

زاہد بدریا نے یہاں کلام کی جگہ ڈالی فرمائی کہ ہمیں معجزات کی ضرورت نہیں اگر یہ معجزہ نہ بھی ہوتا تب بھی ہم محمدؐ کی رسالت پر ثابت الایمان رہتے اب بھی ایمان رکھتے ہیں اور انشاء اللہ ہمیشہ یونہی رہینگے۔ باقی رہے کافر تو اونھوں نے کبھی پہلے انبیاء کے معجزے مانے تھے نہ آج کسی معجزے پر ایمان لانے کے لیے آمادہ ہونگے۔ ایک ماہر علم برقی و ابرقیات لعنۃ اللہ ہوئے کہ یہ سب بجلی کا کھیل ہے آپ نے سنا ہوگا کہ ناقص لندن میں قیصر ہند نے تقریر لندن میں کی اور تمام دُنیا نے گھر بیٹھے سنی۔ آجکل اسلام ممالک یورپ میں ترقی پر ہے۔ معلوم ہوتا ہے کسی یورپین مسلم مشنری نے تبلیغ اسلام کی یہ صورت تجویز کی ہے۔

ایک ستارہ شناس صاحب فرمانے لگے کہ معلوم ہوتا ہے مریخ میں رہنے والے بھی مسلمان ہیں اونھوں نے ساکنان کرۂ ارض سے بات چیت کی راہ یوں نکالی ہے۔ دیکھیے میں اوس یورپین سندس کو ابھی خط لکھتا ہوں جو ہر ایک مریخی مریخ کی رہنے والی معاشق ہے چند روز میں سارا حال کھل جائیگا۔ ہو نہ ہو یہ اوسی مریخن کی کارستانی ہے۔

بہرحال جتنے منہ اوتنی باتیں۔ بندہ بذات خود واقعہ نگار مولانا حبیب علی عبدالرسول صاحب شاکر پر اعتماد رکھتا ہے جو کچھ اونکے نگاہوں کے سامنے گزرا وہ صحیح ہے لیکن مجھے یقین نہیں کہ اس قسم کے واقعات سے وہ رنگ بھی متاثر ہونگے جنکے بارے میں کہا گیا ہے جنکے دل میں خدانے روشنی پیدا نہیں کی وہ اندھیرے ہی میں رہینگے رمادس نور تاریخ یافعی میں ۶۵۴ھ کا ایک واقعہ درج ہے کہ نواح مدینہ منورہ میں ایک ٹھنڈی آگ ظاہر ہوئی اس آگ کے ظہور کی خبر پہلے ہی سے رسول اللہ دے چکے تھے۔ یہ آگ جمادی الاخر کے مہینہ میں ظاہر ہوئی اور کئی دن تک رہی۔ یہ اتنی روشن تھی کہ اسکی روشنی میں عورتیں چرخا کاتتی تھیں۔

یہ آگ پتھر لوہے اور ریت کو بھسم کر دیتی تھی مگر جسم پر اسکا اثر نہیں ہوتا تھا۔ شریف کے غلام نے ایک تیر اسکی طرف پھینکا تو اوسکی لکڑی باقی رہ گئی اور لوہے کا پیکان جل گیا۔ اس آگ سے کسی درخت کو ضرر نہیں ہوتا۔ اسکے اندر سے مرور ممکن نہ تھا اسلیے کہ وہ ایک پشتے کی طرح حائل تھی۔ واقعہ تاریخ میں موجود ہے۔ شہریوں اور باہر والوں کا دیکھا ہوا ہے۔ جس لمس حس بصر سے متعلق ہے۔ پھر بھی دُنیا اوسے معجزہ نہیں تسلیم کرتی اور کائنات جو کے عجائب میں شمار کر کے ٹال جاتی ہے۔

پس جناب واقعہ نگار کا یہ فرمانا کہ آپ اسپر نوٹ لکھیے اور اسلام کی صداقت پر آسمان اور تاروں کی گواہی دنیا کے سامنے پیش کیجیے زیادہ مفید معلوم نہیں ہوتا۔ موسے کی اُمت ہر قدم پر معجزہ طلب کرتی تھی اور مرضی الٰہی اونکی معجزہ طلبی کی خواہش ہر نے پوری کر دیتی تھی پھر بھی سامری کا جادو چل گیا۔ جتنے معجزے دکھائے گئے تھے سب دل کے ورق سے محو ہو گئے۔ نوبت یہاں تک پہونچی کہ اللہ میاں کے جمال مبارک دیکھنے کی فرمائش ہوئی ہے ہمیں معجزہ دکھاؤ۔ یا حسرۃً علے العباد فقط

نیازمند اڈیٹر

قانونی کونسل کی وکالت حس

دکشت عدسی کا کھیل

نمبر ۳

(تتمہ ۱۰ فروری ۱۹۳۳ء)

ریکلٹی کے دوسرے معنی ہیں دغابازی۔

قانون دفت جس قسم کی دغابازی سکھاتا ہے اوس سے ہم بالفعل بحث نہیں کرنا چاہتے مثلاً قانون میعاد جسکا اندھیر کھاتا علانیہ کھلا ہوا ہے۔ پرونوٹ لکھا اور بھلا دے دیکے ۳۶ مہینے کی میعاد کاٹ دیے گئے نالش نہونے دی چلیے قرض بغیر ادا کیے بیباق ہو گیا۔ دستاویز شہد لگا کے چاٹیے۔

مدعی کہتا ہے روپیہ دیدیے۔ گواہ کہتے ہیں ہمارے سامنے لین دین ہوا۔ دستاویز معتبر ہے کہ بندی ہر طور مکمل ہے کوئی سقم نہیں۔ پانے والا لکھنے والا منکر نہیں۔ کہتا ہے مجھے پائی پائی اقرار کرتا ہوں کہ رسید میری لکھی ہوئی ہے اسپر میرے دستخط ہیں روپیہ میں نے اپنے صرف میں لایا۔ جیسا کی خود بڑھائی کی بیٹیا کی شادی کی والد مرحوم کا تیجا کیا مگر قانون صاحب کہتے ہیں کہ میعاد کے اندر نالش تو نہیں کی بخواہ سرکاری کورٹ فیس کی رقم سے اتنی دنوں ترسایا؟ وکیل کی جیب میں خاک اُڑتی رہی؟ یہ جرم کوئی ہلکا پھلکا غیر قابل اعتنا جرم نہیں تھا یہ ربا بدھتا باندھو اور جیتے ہر سے نظر آؤ قیامت کی کچہری جس روز کھلے گی اوس روز فرد لگی تھا۔ ایسے مجہول اللہ میاں پاتے ہیں کہ نہیں دریشت قرض کا لڈو اڑا رہے ہیں اتنی فرصت نہیں۔ اسکے علاوہ تمنے دستاویز رجسٹری بھی نہیں کرائی۔ اسٹامپ بھی نہیں بلا رجسٹری کی فیس بھی نے مرے۔ تمنے تو دو آنے کے ٹکٹ پر سارا قصہ ختم کر دیا۔ پھر جتنا گڑ ڈالوگے اوتنا ہی میٹھا ہوگا کی جواب قیصدی۔۔۔ اسٹامپ مول لیکے رجسٹری کرا لیتے تو میعاد وسیع ہو جاتی۔ ہر چند کہ میعاد مقرر گزر جانے پر اسٹامپ بھی ردی ہو جاتا ہے لیکن خزانۂ سرکاری کو اس بابی سلامت میں کچھ ل رہتا ہے۔ آنسو پونچھ جاتے ہیں۔ علے ہذا القیاس اپیل کی میعاد گزر جانے پر مجوزاول کی تجویز کی بحالی۔ از ین قبیل قانونی غلطی ہونے سے رہجا ہے انصاف کے خلاف ہو اپیل کا مسترد ہو جانا۔ اسی طرح واقعاتی مقدموں میں مجوز اول صاحب کی آزادی خصوصاً جبکہ جج صاحب نے عمداً مضبوط واقعات سے بحث نہ کی ہو۔ یا ایک کورٹ فیس کا جو نقصان کی قیمت کے طور پر ابتدائی کچہری میں داخل کی گئی ہے صرف اوسی کچہری تک کارآمد ہونا پھر پہلی اپیل میں دوسری رقم اور دوسری اپیل میں تیسری قیمت انصاف کا لازم الادا ہونا۔

اگر ان مباحث کو ہم اس مضمون میں چھیڑیں تو دیکھنے والے یہ سمجھ ہونگے کہ ہم طرز حاکم میں تبدیل کی ضرورت پر بحث کر رہے ہیں۔ حالانکہ ہیجوٹ منہ چیف جسٹس صاحب کے فقرات دیا چاہتے ہیں۔ چیف جسٹس صاحب نے اپنے ایراد میں مروجہ طرز حاکم کو جائز تسلیم کرنے کے بعد راشکل حکام و وکلا کے گھاؤ میں گھاؤ لگانے کا رونا رویا ہے۔ لہذا تھوڑی دیر کے لیے مروج آئین قضا کو صحیح مان کے نا انصافی میں جو دغا بازی کیجاتی ہے اوس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ گزشتہ اشاعت میں جو مثالیں دی گئی ہیں وہی دغا بازی کی حد میں بھی آتی ہیں۔

جان شکسپیر نے اپنے ڈکشنری میں ٹھگی کے تیسرے معنی "ٹھگانا" لکھے ہیں۔ ٹھگ کے افعال کیا ہیں؟ یہی کہ وہ دھوکا دیکے مال اڑا لیتا ہے اور افشائے راز کے خوف سے جان لینے میں بھی دریغ نہیں کرتا۔ امیر علی ٹھگ کے عقائد جنہے دیکھے ہیں اونسے کچہریوں میں جانے کے بعد امیر علی اور اوسکے گروہ کے وجود میں کوئی اشتباہ نہیں رہتا۔ وہ چند کہانیاں جو انہیں پر کچہریوں میں عجیب و غریب سوانح گزرے ابھی موجود ہیں۔ فرض کیجئے ایک شخص مقدمہ دائر کرنے کی نیت سے چلا اور کچہری کا احرام باندھا۔ بھاٹک ہی پر دے دلال نما ٹھگوں کی بڑھیا نے آ لیا۔

"اجی میاں کہاں چلے؟"

"بھائی ایک مقدمہ ہے۔"

"تو کیا وکیل کی تلاش ہے؟ اجی آئیے واللہ ہم بھی آپ کو ایسا وکیل دلوادیں جو درتی ہی جیت دے۔ کل آپ نے ٹھگوں کی کہانیوں میں اونکے کی غیر مناسبہ دالی بڑھیوں کا حال نہیں سنا۔ لالا صاحب اپنا فرض ادا کر چکے۔ ایک نے جا کے کورٹ فیس بھر کے بیرسٹر سے مذ بھیر کروادی۔ کیونکہ فیس میں کٹ جائیگا۔ اگر کمیشن کی تو غریب فرق کو جناب بیرسٹر عنایت کر دیتے تو شاید عذاب کچھ تو خفیف ہو جاتا۔ خیر لالا صاحب نے چکا کے مقدمہ صاحب نے سمجھ لیا کہ تھوڑے بہت فیس کے

روپیہ پر کہ چکے اب جناب منشی (محرر) صاحب کی باری ہے منشی صاحب مقدمہ کی مسل اپنے پاس رکھتے ہیں۔ وکالت نامہ کا فارم آپ کی تحویل میں رہتا ہے۔ یہ تھوڑی محنت نہیں ہے۔ ٹکٹ کے دام دا ہو گئے دستخط مع القلم خود بھی ہو گیا۔ اب سوال جا دلوائیے ہمارا حق!

"میں اسے بھی کیا نہیں صاحب تنخواہ نہیں دیتے؟"

"جی آپکو اس سے کیا مطلب! آپ ہمارا حق دیجیے صاحب ابھی نئے نئے آئے ہیں انھیں پوچھتا ہی کون ہے جو ہم مقدمہ اچھی طرح مرتب نہ کریں تو موکل کی بدھیا بیٹھ جائے۔ اور حضت دس روپے ماہوار تنخواہ ہے۔ بھلا اس میں پیٹ بھر سکتا ہے۔ بھلا گزارا تو آپ ہی لوگوں کی بدولت ہوتا ہے۔"

"اے میاں اس مقدمہ میں ہی کیا۔ ہائیکورٹ سے جیت چکا ہے۔ اب خالی اجرائے ڈگری کی درخواست دینی ہے۔ اسے وہ بھی بیٹھے اپنے جانی صاحب سے لکھوالی ہے وہ کچہری دربار کے معاملات سے خوب واقف ہیں میں تو نیا نیا آیا ہوں۔"

جی ہاں! یہ سب سچ ہے مگر ہم لوگوں کا حق بھی ہوتا ہے جس سے چاہیے پوچھ لیجیے۔ اسکے علاوہ درخواست میں کچھ غلطیاں بھی رہ گئی ہیں۔ ایک جگہ نون نہیں ہے۔ دوسری جگہ دو ہزار تریسٹھ روپیہ چار آنے انگریزی میں لکھتے ہیں۔ دوسری مارچ کی لکھی ہوئی درخواست ہے اور آج ہے بیسویں تاریخ ایک سطر بھی بڑھانا پڑیگا۔ اور حضت ہر ایک وکیل کے پاس تنخواہ دار محرر نہیں ہوتا۔ وکیل لوگ تو اپنے محرر کی تنخواہ موکلوں سے دلواتے ہیں۔ پھر آپ کی طرح لوگ حق دینے میں حیل حجت کرتے رہیں تو ہمارے لوگ کیونکر جیئیں۔ بہت سے بڑے وکیل ایسا ہی کرتے ہیں!"

موکل صاحب کی شامت جو آئی تو بیرسٹر صاحب کے پاس فریاد لے کے پہونچے۔

"دیکھیے صاحب آپکا محرر پانچ روپیہ مانگتا ہے۔ فیس تو میں ادا کر چکا اب یہ کا ہے کا

ٹیکس ہے!"

"ول کیا بات ہوتا۔ اپنے دیا ہوگا کس واسطے ڈیا نہیں سکیگا۔ ہمارا فرویت انٹیمنٹ ہے۔"

"تو صاحب میرے پاس فالتو روپیہ نہیں ہے۔ آپ مقدمہ واپس کر دیجیے میں آپ کو وکیل نہیں کرتا۔"

"او یہ کیسا بات۔ نکل جاؤ۔"

"فیس واپس کرو۔"

"فیس ہم مسیحا میں لے لیا۔ یہ لو اپنا مسل۔"

"اجی کیا اندھیر ہے بمشورہ کس بھاؤ سے لیا۔ اجرائے ڈگری کا تو مقدمہ ہے۔ اس میں مشورے کی ضرورت کیا ہے۔"

"او۔ گل مچاتا کرو۔ ہم پولیس کو بلائیگا۔ وہ ناپورا پیہ مانگتا۔ تو ہم ٹوایٹ دے کے چپ کرو۔ انڈر اسٹنڈ؟"

"جہنم میں جائے تمہاری انڈرا سٹنڈ۔ پہلے سے کیوں نہ کہا کہ پندرہ روپیہ جاری فیس ہے اور ڈھائی روپیہ ہمارے محرر کی۔" بندہ صاحب مارکی ناچہ۔ ڈھائی روپیہ محرر صاحب کے ٹوٹے ہوئے نظر پڑ جانے اور کچہری میں بیٹھ کے صاحب علیہ المحرر کا انتظار کرنے لگے۔ صاحب نہ آج آئے ہیں نہ کل۔ کلو وی ہیم صاحب کابلی مسٹر بیمار کر گئی تھیں سو اور رقیق ہو کے بہاتا سوال خوانی کے وقت میں پانچ منٹ رہ گئے تھے۔ اب جو صاحب آئے تو پیشکار صاحب سوال نہیں لیتے اشارہ اشارہ میں ٹھک بدیا کا درس جاری ہے۔ انھوں نے پانچ انگلیاں دکھائیں۔ سائل نے دو ادھر سے چار۔ گھڑی ہو میں ادھر سے ایک۔ آخر دو انگلیوں پر معاملہ ناچتے ناچتے طے ہو گیا۔ درخواست لے لیگئی۔ دوسرے دن موکل صاحب تاریخ پوچھنے گئے۔ بھلا پیشکار صاحب کی جوتی کو کیا غرض ہے جو منہ سے بولیں۔ سائل اس خیال خام میں تھا کہ کل دو روپیہ نذر کر چکا ہوں "اجی حضرت ہماری درخواست پر کونسی تاریخ ڈالی گئی؟" رنگ چپ خاموش!

"اجی منشی جی میں آپ سے عرض کرتا ہوں" "کیا بک بک لگائی ہے۔ توہین عدالت کرتا ہے۔"



جان بل: ہائین یہ کیا گستاخی ہے! دیتا ہون ایک لکڑی ۔

چین: اجی مسٹر! باتون کا وقت گیا اب لاتون کا زمانہ ہے ۔ تہذیب کا ناچ یونہی ناچتے ہین ۔

مرقع

دارالادب لکھنؤ کا علمی ادبی ماہوار رسالہ

اگر آپ کو ہندوستان کے مشہور ادیب، ماہرِ فن، پروانا دروسخن اساتذہ کے کلام اور مضامین سے فیض اٹھانا ہے۔ اور اردو زبان اور اردو شاعری کی حقیقی تصویر دیکھنا ہے تو مرقع ضرور منگائیے ہندوستان میں کوئی رسالہ ان اغراض اور مقاصد کے ساتھ اور اس رنگ جس میں خاص امتیاز رکھتا ہو آپ کو مرقع کے سوا دوسرا نظر نہ آئے گا

قیمت سالانہ پانچ روپیہ (عہ) مع محصول ڈاک

ملنے کا پتہ: منیجر مرقع نظیر آباد لکھنؤ

بیڑی

[illegible]

المشتہر منشی [illegible] بیڑی مرچنٹ [illegible]

حکیم عیسیٰ شفا داؤ ڈال کی گورنمنٹ ہند سے رجسٹرڈ کی ہوئی

بال جھوٹن گھٹی رجسٹرڈ!

[illegible]

ہر بیماری کا علاج خود کرلو

[illegible]

المشتہر منیجر بال جھوٹن گھٹی کارخانہ [illegible]

دنیائے صحافت میں تہلکہ

روزنامہ سیف اللہ کا پہلا نمبر

نہایت شاندار پیمانہ پر اپنے سرپرستوں کی حسب خواہش ۱۵ فروری ۱۹۲۶ء کو بیس صفحات کی تعداد میں شایع ہوگا۔ یہ اخبار اپنے طرز کا دکن بھر میں واحد کہلایگا۔ کیونکہ دنیا بھر کی خبریں براہ راست حاصل کرنے کا انتظام کیا گیا ہے اور ملک کے سربرآوردہ نامہ نگاروں کی خدمات بھی حاصل کی گئی ہیں۔ مشتہرین کیلئے زرین موقع ہے کہ اپنے اشتہاروں کیلئے جگہیں مخصوص کرالیں ورنہ پھر جگہ میسر نہ آئیگی۔

قیمت سالانہ ۱۲ روپیہ ششماہی ۶ روپیہ سہ ماہی ۳ روپیہ ماہانہ ایک روپیہ نمونہ مفت بھیجا جائیگا۔

اردو۔ دکن میں ہر شہر اور ہر قصبہ میں ضرورت ہے [illegible] کا پتہ صاف کریں۔

منیجر روزنامہ اخبار سیف اللہ معظم جاہی مارکٹ بنگلور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

قوم و ملت کے صحیح جذبات

اعلیٰ مضامین جدید طرز عجیب انداز کا مشہور اخبار الخلیل ہر ہفتہ دو مرتبہ شایع ہوتا ہے متعدد انعام تقسیم کر چکا اور اب ۱۹۲۶ء میں پانچ سو روپے انعام میں رکھ کر دعوت دیتا ہے۔ نمونہ مفت طلب فرمائیے۔

گرو ونیتی کا قتل۔ طرز رسائی کے فسانوں میں سے ایک بے نظیر فسانہ سلسلہ نمبر ۱۔ ولایتی کاغذ لکھائی چھپائی نہایت عمدہ قیمت صرف آٹھ آنہ۔

قانون قبضہ آراضی صوبہ آگرہ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۶ء مع فہرست ترمیمات و مطابق ترمیمات صفحات ۲۰ قیمت رعایتی آٹھ آنہ۔

دفتر اخبار الخلیل بجنور یوپی سے طلب فرمایئے

بحر مسیلہ

اس وقت بھی جبکہ ہر طرف ناامیدی اور مایوسی کی سیاہ شکل نظر آرہی ہے جو نسل انسانی کی تباہی کا کام کر رہا ہے اور ڈوبتی ہوئی کشتی حیات کو موت کے گرداب سے نکال کر زندہ ساحل پر لگانا ہے بجز آگ پانی ہوا اور کسی شے کا استعمال نہیں اور محض [illegible] نام کا علاج [illegible] اس وقت تک اس طریق علاج پر جس قدر کتب اردو میں شایع ہوئی ہیں وہ سب سے بڑھ کر مکمل کتاب ہے اور اس کے متعلق جس قدر سرٹیفکیٹ [illegible] اگر ان سب کو شایع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بن جائے قیمت مع محصول ڈاک [illegible] طلب ہوتی کی تعلیم اور سرٹیفکیٹ حاصل کر کے نہایت سہل قواعد مفت طلب کیجیے۔

پرنسپل گورنمنٹ رجسٹرڈ ہائیڈروپیتھک انسٹی ٹیوٹ میرٹھ

اودھ پنچ ۲۵ و ۲۶ء کے چند فائل مکمل تیار ہیں جلد طلب فرمائیے قیمت مع محصول ڈاک چھ روپے قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجیے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہم کیا جانیں کیسی درخواست۔ ہزاروں درخواستیں روزانہ آتی ہیں۔ جج صاحب کے آنے کا وقت ہے۔ ہم اپنا کام دیکھیں یا تمہاری درخواست کا حال بتائیں۔ چلو اپنا کام دیکھو۔"

"منشی جی۔ کل دو روپیہ نذر کر چکا ہوں۔ اتنی بے اعتنائی نہ کیجیے۔ تاریخ بتا دیجیے۔"

"جی ہاں۔ آپ نے ہمارا حق تو دیا نہیں۔"

"حضرت۔ دو روپے.....؟"

"دو روپیہ تو اس بات کے تھے کہ آپ کی درخواست نادرست آئی تھی بچے کا۔ ہم نے بھی کام نکال دیا۔ آپ کہتے ہیں کہ دو روپے دینے کے بعد منشی جی کو بول دیا۔"

پھر اسی نے کہا "یہ منشی جی چار ہی کب بھی دلوائیے۔"

"ابھی ایسے سخی داتاؤں سے سابقہ نہیں پڑا ہے۔ کل جو آپ نے دو روپیہ عنایت کیے تھے وہی اب تک یاد ہیں۔ جناب یہ کچہری ہے۔ خالہ جی کا گھر نہیں ہے۔ بڑے بڑے یہاں سر ٹیک کرتے ہیں اور دعا قبول نہیں ہوتی۔ وہی مثل ہے کہ بڑے بڑے بہے جائیں، گدھا پوچھے کتنا پانی۔"

یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ جج صاحب تشریف لائے۔ پوچھا کیا واقعہ ہے؟ منشی جی نے فرمایا "حضور ان کی درخواست اجرائے ڈگری میں چند غلطیاں ہیں۔ ایک تو نقل ڈگری درخواست اجرا سے قبل کی ہوگی جو دوسرے درخواست میں جو نمبر مقدمہ ہے وہ نقل ڈگری سے نہیں ملتا۔ لہذا یا تو درخواست قابل تصحیح ہے یا نقل ڈگری قابل ترمیم۔"

سائل: "حضور یہ بات نہیں ہے۔ درخواست میں نمبر مقدمہ تجویز سے نقل کیا گیا ہے۔"

جج: "چپ رہو۔ عدالت کا وقت ضائع نہ کرو۔ جاؤ جا کے تصحیح نقل کی درخواست دو۔"

درخواست اور نقل کا مقابلہ نہیں کیا گیا۔ فرصت کسے تھی۔ پیشکار صاحب بھلا جھوٹ بولیں گے؟ سب سے بڑی خرابی یہ تھی کہ تمام مسل تھی ورق الٹنے میں درخواست مسل کے آخر میں چلی گئی۔ لوگ کہتے ہیں تاریخ اپنے واقعات دہراتی ہے۔ زمانے کو دوڑ کا مرض ہے۔ پرکار جہاں سے چلتا ہے پھر وہیں لگتا ہے مگر یہ سب غلط باتیں ہیں۔ ورق جب اولٹ جاتا ہے تو پھر اپنی جگہ نہیں پلٹتا۔ بیچارے سائل نے مسل جل میں ربانی قسمت کو روتے ہوئے آگے بڑھے اتنے میں اہلمد صاحب سے نگاہ لڑ گئی۔ اونھوں نے اشارے سے بلایا۔ یہ نزدیک گئے۔ آہستہ آہستہ گفتگو ہونے لگی۔

"آپ بھی غضب کرتے ہیں۔ حق حقوق دلواتے نہیں اور چاہتے ہیں کہ مقدمہ چلنے لگے۔"

"حضرت کہاں تک "حق" دلواؤں۔ ایسے حق پر "حق تھو" ناک میں دم ہو گیا۔ یہاں کی "حق حق" لگاروں کی ہو حق سے کسی طرح کم نہیں۔"

"اچھا لائیے مسل میں ٹھیک کر دوں۔ (آخر کا ورق پلٹ کر) لیجیے غلطی نکل گئی۔ ذرا سی تین کا ڈورا کس دیجیے کہ پھر ادھر کا ادھر نہ ہو جائے۔ نمبر غلط نہیں ہے پیشکار صاحب نے یونہی تفریحاً کہہ دیا ہے۔ وہی نمبر ہے جو آپ کی درخواست میں ہے۔

رہ کے ہندسے کی نوک اچھی طرح ٹائپ میں نہیں چھپی معلوم ہوتا ہے صفر (۰) بنا دیا ہے۔ (قلم اور خط کے نوک بنا دی) دیکھیے اب درست ہے۔ نائب رجسٹرار ہر بڑی (رضینہ) اچھا کہا ہے۔ لیجیے آپ کا کام بن گیا۔ اب تو حق دلوائیے۔ اور ہاں سنیے تو سہی۔ کیا آپ ابھی اس درخواست کو پیش کریں گے؟ ایسا نہ کیجیے۔ اب کل پر انتظار کیجیے۔ ورنہ مجھ سے پیشکار صاحب ناراض ہو جائیں گے۔ ابھی ایک روپیہ اور تصدق کیجیے تو پھر کوئی غلطی نہ نکل جائے گی۔ باقی آیندہ

راقم :- فلاسفر

سیاسی حقانیت

مقامات انتباہ

انتباہ یعنی بھولی بسری بات کی یاد کا پہلا مرتبہ ہے پینک سے چونکنا جسے اصطلاح میں یقظہ کہتے ہیں۔ چین کے مسئلہ میں برٹش گورنمنٹ کی پینک ابھی جیسا سے بیدار ہوئی تھی جبھی چینیوں نے افیم چھوڑ دی وہ غفلت سے جو کہ گورنمنٹ سوتی رہی اور بھی ہشیار کب ہوئی جب یہ افیمچیوں نے منگوری اور اچھال سے

باتوں یعنی شب وصل چور کھائیے ہو گئی اور کچھ
سے کہ اگر وہاں یہ لگتا ہو یہ اور رہ بستار خواب تھا

دوسرا مرتبہ ہے توبہ۔ یعنی غفلت کی معذرت اور گریز کے بعد بندگی کی طرف رجوع۔ آپ جانیے مسٹر جان بُل اور گناہ! مگر شاعر کہہ گیا ہے ؎

اگر غفلت سے باز آیا جفا کی
تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی

خود توبہ کرتے اور ان کے دشمن جاپان فاز شاہی اور ڈوڈا مر بازی بھی قابل توبہ گناہ نہیں وہاں "پرایا مال اپنا" کو کون پوچھتا ہے۔ ہمیشہ دونے تو پھر ہاں گناہ کریں ہم اور توبہ کرو تم۔

تیسرا مرتبہ ہے ورع و تقویٰ۔ یہ جنس نہ بازار میں بکتی ہے۔ نہ ملک گیری میں اسے کوئی پوچھتا ہے۔ اہل شرع حرام چیزوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ اہل طریقت شبہات و وساوس سے۔ مگر اہل سیاست صرف ایسی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں جو قومی تجارت کو نقصان نہ پہونچا سکے (جو اگر ہزار نہیں تو قریب سہی۔ دوسروں کے اخلاق کی خرابی میں اپنی بھلائی مضمر ہے ؎

بدل کردم بستی عاقبت زہد ریائی را
رسانیدم بآب از زمین بے بنیاد تقوی را

چوتھا مرتبہ ہے محاسبہ یعنی شمار ان افعال کا جو انسان سے اور اس کے نفس سے اور اس کے بنی نوع کے بارے میں صادر ہوتے رہے۔ سیاست نے محاسبہ کا بڑا جنگی محکمہ کھول دیا ہے۔ مگر یہ ننانوے کا پھیر ہے خود جس اونٹ پر سوار ہیں اوسے کبھی نہیں گنتے۔ "تیرا سو میرا۔ میرا سو میں ہی ہوں" اپنا قرض کسی کے ذمے ہو تو پائی پائی کا حساب ہر وقت تیار۔ اور اگر اپنی گردن پر کوئی بار امانت و بار دین ہو تو معاملہ ہمیشہ خشکے میں۔ جس طرح مال گزاری وصول کیجاتی ہے اسی طرح انکم ٹیکس اگر غلطی سے داخل کر دی جائے تو واپس نہیں ہوتی۔

بھوت لاڈ کا غذ پیش کرے گو اسیان دیو و سفارشین اور بفتوائے قرآن غلطی ہوئی تو سال بھر تک خمیازہ بھگتو۔ ہندوستان نے چاہے تمام عمر کی کمائی تندون پر نچھاور کردی ہو وہ کسی حساب مین نہین۔ لیکن ہندوستان مقروض ہو گیا تو پھر خواہ عمر کا قرض نہ کھینچے جا اور مقفول ہوئی تو حساب ہندوستان در دل عمر ابرار کی طرح بارگاہ ات ہی ثبت ہو گیا۔ بالفعل یورپ مین بھی کچھ اسی قسم کا حساب کتاب پھیلا ہوا ہے جبکی ہماری پوچھ ہماری۔ کچھ بو ہماری ہے ؎

بس مرگ شاد ہین زر انہین خوف ورنہ کا
چلا ہے حساب جہان سے ہم نہ کسی سے ہمارا

اگرچہ آخر کہ حساب پاک است از محاسب چہ باک کو باتنگ دل [illegible] ہے۔ لیکن بخشش کو پرسش سے کیا اعلیٰ قدر ہے ؎

مجھے کیون نہ بخشدیا وہ بغیر پوچھے شمار
مین کسی شمار مین تھا پھر ادا ہوتا

پانچوان مرتبہ ہے ارادہ۔ یعنی رغبت و کوشش حصول مراد مگر مراد کے حق و ناحق سے بحث نہ کیجئے تو یہ قناعت سیاست کی روسی طرح بیان ہے [illegible] نفس لی ہے ؎

لوگ کہتے ہین کہ ادا ہوتے دلبر دوست
پر اگر چاہئے دیکھین تو جو کر دو رہے

تو [illegible] ارادے کے ذیل مین کی باگ تو [illegible] ہاتھ مین نہین بلکہ جیبیون کے ہاتھ مین ہے وہ جدھر چاہتے ہین ڈر لیجاتے ہین ؎

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

چھٹا مرتبہ ہے زہد۔ اسکے اصلی معنی ہین ترک دنیا و بیزاری از غیر خدا۔ لیکن سیاست نے معنی بدل دیئے ہین یعنے حصول دنیا و بیزاری از خدا۔ چین مین پادری صاحب ہوتے تو خدا لگتے کو کوڑے ہلاتے مگر مال و حقارت اہل [illegible] لی ہے ؎

از این تا چہ حاصل بود [illegible] بیداد
نشست دشت [illegible] و دل بیار ازیم
رنگ بیکار تھے ہے ؎

نشست چہ زیان دارد دگر زنگ مرا گاہی
زہدت بچہ کار آید گر راندہ درگاہی

غرض لباس زہد کی دم مین ملک گیری بنادی ہوئی ہے پادری صاحب کاہے کو ہین تعب تمائے سیاست ہین۔

ساتوان مرتبہ ہے فقر۔ اسکے دو معنی ہین مگر حاصل ایک ہے۔ چاہے یون کہئے کہ محتاج ہونا فقر ہے یا یون کہئے کہ جس چیز سے ہاتھ خالی ہو اوس سے دل بھی خالی رہے۔ سیاسی علمائے لغت نے اسکے معنی بھی بدل دیئے ہین وہ کہتے ہین کہ دل خالی ہے یا نہ ہو ہاتھ خالی نہ رہنے پائے جس چیز کی حاجت ہو وہ بھی قابو سے نہ نکلے۔ داشتہ آید بکار۔ الغرض [illegible] ہے۔ الغرض [illegible] نہین سکتا جب تک [illegible] کی باگ ہاتھ نہ آجائے۔ ب قریب ہے [illegible] الغرض [illegible] پر تصرف لازم ہے [illegible] متصل ہے یہ ثابت قدمی دکھانی چاہیئے۔ اور [illegible] لہذا جا و جیم پر بھی قدم [illegible] پوری [illegible] حاصل [illegible] فقر و فنا مین ہوتا [illegible] فقر کا تعلق ہے دل سے [illegible] ؎

درویش صفت باش و کلاہ تتری دار

[illegible] کی فقیری کوئی چھین نہین سکتا۔ مانگتے رہتے ہین پھر بھی آن بان قائم ہے ؎

کریم جو مجھے دینا ہو بے طلب دے دے
فقیر ہون پہ نہین عادت سوال مجھے

دل فقرزدہ کا [illegible] کی ہوئی بھری سرزمین [illegible] کے حوالے کردی اور وہ [illegible] کا دہرو صل [illegible] نفقہ [illegible] کے لیا ہے ؎

چھوڑ کر سب امیری کی فقیری اختیار
بوریے پر بیٹھے ہین تو ہین کر مغرور کے

یہین کے واسطے [illegible] تو سے [illegible] ؎

از فرش خانہ [illegible] اسم ازان من
وا [illegible] ازان تو

[illegible] مرتبہ ہے صدق۔ [illegible] جو بیان ہین [illegible] معنی [illegible] ہوتی [illegible] ؎
[illegible] ہوئی [illegible] نہین سکتی

سیاست کا ہر شعبہ یعنی دیکھائی ظاہر اور باطن ہی پرتو ہے اگر اس رشتے کا سیاسی بندہ بیان ہو تو آج داستان ختم نہین ہو سکتی۔ [illegible] سبب تحریر ہے [illegible] کو قوت پیدا کرتا ہے [illegible] حکومت [illegible] کی تمام طینت مین پالیٹکس [illegible] ہزار درجہ کے فوقیت رکھتی ہین ؎

جان جائے مگر قرار نہ ہو ؎ نہ اوٹھے ہاتھ پر رکابی سے

[illegible] ہو تے ہین [illegible] بہ تصویر۔ یان نشہ وہ نہین جسے ترشی اتار دے۔ [illegible] مگر [illegible] شکایت [illegible] دل [illegible] مگر رہو [illegible] شکایت ہوتی ہے ؎

[illegible] شکایت [illegible] ہو تو [illegible] کرو رہ بھول جاو ؎

[illegible] حاکم ہے [illegible] سیاسی [illegible] تو [illegible] آتا [illegible] جاسکتا ہے [illegible] یہ گئے گزرے تھے ؎

[illegible] نواں مرتبہ ہے [illegible] اخلاص۔ [illegible] لیکن سیاست کی ڈکشنری مین [illegible] معنی مین [illegible] زمین [illegible] اخلاص [illegible] تو وہ اکثر [illegible] ہے [illegible] سب [illegible] رو تھا (قول [illegible])

دسوان مرتبہ ہے توکل یعنے حسن ظن اور خدا پر اعتماد۔ [illegible] کے نزدیک خدا [illegible] ثابت [illegible] دیکھا جائیگا۔ بالفعل توکل [illegible] ہے۔ بس بایں معنی جو کوئی اہل سیاست کو ہادی روحانی [illegible]

[illegible]

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے اور

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اوّل کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائگی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار ہین صدہا انکی دُھرپد اور ہوریان اس کتاب مین اُنکے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہین تو کتاب کے رمز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت صفائی سے ابتدا سے کتاب مین لکھ دیے گئے ہین اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم بسا لگی سے کام چلا سکتے ہین انکے علاوہ دیگر استادون کا سرمایہ ناز بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے

اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایۂ ناز اس مین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

حصہ اوّل کی بابت [illegible]

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ